

جلسہ دستار بندی دارالعلوم کی مختصر رپورٹ

از قلم محمد عثمان غنی بی۔ اے۔ واہ کیفٹ

۸۔ اکتوبر ۱۹۹۷ء کو اکوڑہ خشک کے دارالعلوم حقانیہ کی دستار بندی کا جلسہ تھا۔ جلسہ میں ملک کے اطراف و اکناف سے آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ۲۵ سے ۳۰ ہزار تک موجود تھی اور ملک کے مشہور و معروف علمائے کرام و اولیائے عظام بھی تشریف فرما تھے۔ بعض بیرونی ممالک کے قراء حضرات بھی تشریف لائے اور قرآن حکیم کی تلاوت فرمائی۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم کے اخلاص و ولہیت کے کیا کہنے، جبھی میں منگل بنا ہوا تھا۔ چاروں طرف بجلی کے قمقروں سے جگ جگ مگ ہو رہی تھی۔ دارالعلوم کی مسجد میں چراغاں تھا۔ اور تمام حاضرین جلسہ کے لئے طعام و قیام کا انتظام حیران کن تھا۔ وہ علماء و فضلاء کتنے خوش نصیب تھے جن کے سردوں پر بزرگان دین نے دستاریں باندھیں اور ان کے اعزاء و احباب نے پھولوں کے ہاروں سے ان کی دستار بندی کی خوش منائی۔ تین سو طلباء کو دستار بنصیلت عطا کی گئی۔ یہ حضرات نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ممالک مثلاً افغانستان تک سے تعلق رکھتے تھے۔

جلسہ کا آغاز نماز ظہر کے بعد مفتی اکوڑہ کو ہوا جس میں حضرت مولانا محمد اویس صاحب کاندھلوی مدظلہ العالی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور نے اہل سنت والجماعت کے موضوع پر ایک بصیرت افزوز تقریر فرما کر موجودہ دور کے کئی فتنوں کا ایسے علمی انداز میں رد کیا کہ ملحدین امت کو گمراہ نہ کر سکیں گے۔ ہمارے اکابر جذبات کی رو میں نہیں بیٹھتے بلکہ دلیل دے کر بات کرتے ہیں۔ نماز مغرب کے بعد راولپنڈی کے حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی تقریر پشتو زبان میں ہوئی۔ اس وقت بھی جبکہ دارالعلوم میں باہر سے آنے والے تمام لوگوں کو کھانا دیا جاتا رہا، پنڈال کچا کچھ بھرا ہوا تھا۔ اس نشست کی صدارت مشہور خیر اور حمید عالمیہ مولانا الحاج میاں مسرت شاہ کاکا خیل رکن مجلس شوروی دارالعلوم حقانیہ نے فرمائی۔ اسی نشست میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے دارالعلوم کے پچھلے ۶ سال کی تفصیلی کارگزاری پر مشتمل مفصل رپورٹ پڑھ کر سنائی جو الحق کے علاوہ الگ بھی چھپ چکی ہے۔

جلسہ کی دوسری نشست ہفتہ نماز عشاء کے بعد تھی۔ آغاز جلسہ مولانا قاری سعید الرحمان صاحب خطیب جامع مسجد راولپنڈی کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد جمعیت علماء اسلام کے امیر حضرت حافظ الحدیث مولانا عبد اللہ دہخوستی صاحب نے اپنے مختصر انداز میں ارشادات فرمائے۔ آپ نے

فرمایا کہ جو لوگ اس جلسہ میں موجود ہیں وہ رحمتوں سے جھوٹیاں بھر کر سہ جائیں گے۔ دامن پھیلانے کی دیر ہے دامن بھرنے میں دیر نہیں۔ رحمت کا دیا صوبج میں ہے۔ پھر فرمایا دارالعلوم حقانیہ میں قرآن و حدیث کی آواز بلند ہوتی ہے۔ اور انشاء اللہ ہوتی رہے گی جس مدرسہ میں قرآن پڑھایا جاتا ہے وہ مدرسہ بھی شان والا۔ جس سینے میں قرآن اُگیا وہ سینہ بھی شان والا۔ آپ نے فرمایا ملک میں خدا کا دین قائم رہا تو ملک بھی بچ جائے گا۔ اور اگر خدا کے دین کی بیخ کنی کی گئی تو ملک بھی منٹ جائے گا۔ اس لئے اپنے دین اور ملک کی حفاظت علماء پر عائد ہوتی ہے۔ آپ نے مولانا عبدالحق صاحب کی کوششوں کو سراہا اور فرمایا کہ حدیث یاری کی تکرار کرتے چلیں۔ یہی صراطِ مستقیم ہے۔ آج ایسے لوگ بھی پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے اسلام کے اساسی ارکان اور عقائد پر حملہ کرنے کی سعی کی ہے۔ اس ضمن میں صحابہ کرام بالخصوص حضرت عثمانؓ پر کھڑا اچھا لاج رہا ہے۔ تاکہ اسلام کی یہ اساس قابلِ اعتماد نہ رہے۔ آپ نے فرمایا دین کی بنیاد بزرگوں کے ادب پر قائم ہے۔ اور طلبہ دہاں علم کو بیش قیمت نصائح فرمائے۔ حضرت درغلرہ اُستی کو مدرسہ قاسم العلوم متان کے لئے جانا تھا۔ اس لئے تبرکاً دو تین نصائح کی دستار بندی کر کے رخصت ہو گئے۔

حضرت درغلاستی کے بعد بہادر پور جامعہ اسلامیہ کے شیخ التفسیر حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی نے کیونزیم اور اسلام اور علماء کے اتحاد و اتفاق پر نصیرت افرودہ تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ علم دین کی فضیلت کا کوئی قائل ہو نہ ہو مگر حقیقت یہی ہے کہ علم کی فضیلت مسلم ہے۔ آپ نے ایک بہت بڑے امیر کا قصہ سنایا کہ وہ دولت ہی کہہ کر عروج کا معیار سمجھتا تھا۔ مگر ایک عمت کا بچہ بیمار تھا۔ اس نے بچے کو آپ کے سامنے پیش کیا کہ اس پر دم کر دیں۔ آپ نے اس دولت مند کو فرمایا کہ بتا اس عورت نے بچہ کو کہا ہے سلسلے کیوں نہ پیش کیا۔؟ آخر میرے سامنے پیش اسی لئے تو کیا کہ اس کو علم دین کی قدر ہے۔ اور یہ سمجھتی ہے کہ اللہ کے نام میں برکت ہے۔ اگر تیری دولت مندی معیار ہوتی تو پھر علم دین کی طرف لوگ راغب نہ ہوتے۔

مولانا افغانی مدظلہ نے فرمایا آج لوگ روٹی روٹی پکارتے ہیں۔ اور اس روٹی کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے یورپ نے ایٹمی چوٹی کا زور لگایا مگر اقوام متحدہ کی رپورٹ شہد ہے کہ آدمی دنیا کے انسان پھر بھی بھوکے ہیں۔ اگر خدائی نظام میں انسان ذلیل ہوتا شروع کر دے تو پھر کام سونپتے نہیں بگڑتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیونزیم میں جس مساوات کا پرچار کیا جاتا ہے۔ وہ ناقابلِ عمل ہے۔ اگر ہر کوئی لاکھ پتی بن جائے تو دنیا کے کام کون کرے۔؟ اگر ایک شخص کسی سے کچھ کہ میرے کپڑے دھو دو۔ تو وہ کہے گا میں لاکھ پتی ہوں اور تم بھی لاکھ پتی ہو۔ تم خود ہی دھو دو۔ اسی طرح اگر کسی سے مجاہدت بنوائی ہو اور کہا جائے کہ میری مجاہدت بنا دو۔ وہ کہے گا کہ میں بھی لاکھ پتی ہوں تم بھی لاکھ پتی۔ تم خود ہی مجاہدت بناؤ۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کا نظام ہی ایسا

بنایا کہ انسان انسان کے کام آئے مگر انسانوں نے خدائی نظام کے مقابلے میں اپنی طرف سے نظام بنانے شروع کر دیئے اور آخر الامر ناکامی ہی کا منہ دیکھنا پڑا۔ حضرت مولانا نے دلائل کے ساتھ کافی سیر حاصل بحث فرمائی اور عالمگیر جنگوں کا تذکرہ فرماتے ہوئے موجودہ ویٹ نام کی جنگ کا بھی تذکرہ کیا۔

ان کے بعد متحدہ عرب جمہوریہ کے ایک جید قاری استاد عبدالرؤف نے اپنی مسکو کن تلاوت سے مجمع کو محجرت بنا دیا۔ تلاوت کے بعد خطیب پاکستان حضرت مولانا اعجاز الحق صاحب تھانوی نے اپنے براعظ حسنہ سے حاضرین کو محفوظ فرمایا۔ قرآن حکیم کی تلاوت اچھا آپ کے میٹھے انداز کلام سے مجمع پر سحر طاری تھا۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ دارالعلوم حقانیہ کوڑھ خشک کے اس نورانی جلد میں شرکت میرے لئے باعث افتخار ہے۔ انہوں نے وقت کے تقاضوں کی روشنی میں اہل علم کے مقام اور ذمہ داریوں پر گرا نقد و تحیات کا اظہار کیا۔ آپ کے بلند پایہ ارشاد دلت ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہے۔ اس مجلس میں ہزاروں اہل علم کے علاوہ شہور تاریخی شخصیت تحریک لشبلی مدال کے سرگرم رکن اور حضرت شیخ الہند کے محبوب شاگرد سیرانا مولانا عربیگیل کا کاغذیں مدظلہ بھی شریک تھے۔

حضرت مولانا تھانوی کے بعد حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے کئی دینی فتوؤں پر اپنے مخصوص مشکمانہ انداز میں قرآن و سنت کی روشنی میں بحث فرمائی۔ اور فرمایا کہ مسلمان کو ان فتوؤں کی زد میں نہیں آنا چاہیئے۔ آپ کا طرز تقریر بھی دلائل ہی کی روشنی میں ہوتا ہے۔ رات کا تیسرا پہر تھا۔ اور جلسہ پوری طرح جھابڑا تھا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری کی تعفُّن اور مدلل تقریر سے حاضرین کو بہت فائدہ حاصل ہوئے۔ جلسہ ناز فیر تک جاری رہا۔ آخری نشست اتوار کی صبح شروع ہوئی۔ ابتداء میں اس علاقہ کے مشہور مفسر قرآن مولانا عبدالباقی صاحب شاہ منصور نے پشتو میں تقریر کی۔

اتوار مراکثر بیشتر فغلا کی دستار بندی کا دن تھا۔ غرض شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین صاحب تشریف لائے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ حضرت مولانا شمس الحق انصاری حضرت مولانا محمد علی جالندھری حضرت مولانا اعجاز الحق تھانوی اور حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی کرسیوں پر تشریف فرما تھے۔ مولانا قاری محمد امین صاحب خطیب و رکشا پی محلہ راولپنڈی دستا بن پیش کرتے تھے۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب دستار کے بیچ دسے گئے آخری بیچ حضرت مولانا نصیر الدین صاحب کے لئے رہنے دیتے تھے۔ پھر فضلاء حضرات اکابر کے سامنے ہو جاتے۔ جو اپنے درجہ شرف سے اُن فضلاء کے سرزد پر پیار دیتے تھے۔ اور وہ مبارکیں لیتے ہوئے شیخ سے اتر جاتے۔

دستار بندی کے اختتام پر حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی نے مندرجہ ذیل دعا یہ جملہ

ارشاد فرمائیے :-

”اللہ تعالیٰ یہ علم اور دین کا چشمہ جو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خشک سے جاری ہوا ہے اسکو تادیر سلامت رکھیں۔ جو اس چشمہ سے سیراب ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مزید سیرابی نصیب فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا عبدالحق صاحب اور ان کے معاونین کو تادیر سلامت رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو جو پڑھ رہے ہیں یا آئندہ پڑھیں استقامت اور غنائے ظاہری و باطنی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کو زندیقوں اور محدودوں کی دست بردو سے محفوظ رکھے۔ ساری دنیا کی نعمتیں ایک طرف اور دین کا علم ایک طرف، اللہ کے دین سے بڑھ کر کوئی بھی چیز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہی یہ رہا ہے کہ جن کو دین کا علم دیا ان کو دنیا کا مال نہ دیا اور جن کو دنیا کا مال دیا ان کو علم دین سے محروم کر دیا۔ اللہ نے فرعون کو تخت و تاج دیا اور موسیٰ کو در بدر پھرایا فرود کو بادشاہ بنایا اور ابراہیم کو اگل میں ڈال دیا۔ عالم دین کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے اور علماء کو چاہئے وہ بھی ددیشی اور قناعت سے کام کریں۔ اللہ تعالیٰ اس مدرسہ اور مسجد کو آباد رکھیں۔ یہ مسجد کا معین اور مدرسہ کے درد دیوار بڑے بڑے الی انوں سے بہتر ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو تادیر قائم و دائم رکھیں۔ آمین۔“

اس نشست میں علاقہ بھر کے علماء و اکابر کے علاوہ بلوچستان، وزیرستان، بڑوں، ڈیرہ، ریاست سوات، دیوبند وغیرہ کے صالح بزرگ اور علماء موجود تھے۔ ریاست سوات کے علماء میں دہاں کے محکمہ قضا کے صدر مولانا قاضی عزیز الرحمن صاحب بھی شامل تھے۔

بعد ازاں حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے اردو اور پشتو میں ملی مجلس تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا انسان اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔ جب تک انسان ہی درست نہ ہو کائنات درست نہیں ہو سکتی۔ اگر انسان درست رہے تو ساری کائنات درست رہتی ہے۔ انسان عالم اکبر ہے۔ اور کائنات عالم اصغر ہے۔ مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ گاڑی کا انجن درست نہ ہو تو گاڑی بیکار ہے۔ اور اگر انجن درست رہے گا تو گاڑی بھی درست رہے گی۔ آپ نے فرمایا کہ انسان خلاصہ کائنات ہے۔ اس لئے انسان کی اصلاح از حد لازمی ہے۔ اور اصلاح ہوتی ہے قرآن و حدیث کے علوم اور اہل اللہ کی صحبت سے۔ آپ نے تزکیہ باطن پر زور دیا۔

آخر میں حضرت مولانا عبید اللہ اود صاحب امیر انجن غلام الدین لاہور نے اپنے ارشادات عالیہ سے حاضرین مجلس کو نوازا۔ آپ نے فرمایا کہ اس جلسہ میں حاضر ہو کر دلی راحت ہوتی ہے۔ اور اسکی کامیابی کیلئے شب و روز دعا گو ہوں۔ مسجد کافی وسیع ہے مگر آج اسکی وسعتیں بھی حاضرین کے لئے تنگ نظر آتی ہیں۔ اتنے بھانوں کو کھانا دینا اور اتنے بڑے جلسہ کا انتظام کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ آپ نے فرمایا

(۲) قاضی صاحب (۲) rasailojaraid.com